شہر آشوب

کسی شہر، بستی یا ملک میں رونما ہونے والے فتنہ و فساد یا طوائف الملوکی جیسے حالات سے پیدا ہونے والی مصیبتوں اور مسائل کے ذکر پر مشتمل نظم کو شہر آشوب کہتے ہیں۔ اس کے لیے کوئی ہیئت متعین نہیں ہے۔

اردو میں شاہ حاتمؔ کو شہر آشوب کا پہلا شاعر قرار دیا جاتا ہے۔ حاتم کے معاصر شاکر ناجیؔ نے بھی مخمس کی ہیئت میں شہر آشوب کہے ہیں۔

سوداؔ کے شہر آشوب مخمس کی شکل میں ہیں۔ انھوں نے دہلی کی تباہی کو موضوع بنایا ہے۔ میر تقی میرؔ نے لشکر کی ہجو اور سپاہیوں کی مفلسی کو موضوع بنایا۔ قائم چاند پوری، نظیرؔ اکبر آبادی، برقؔ لکھنوی، راسخؔ عظیم آبادی اور صفیؔ لکھنوی نے بھی شہر آشوب کہے ہیں۔ شہر آشوب کے عمومی موضوعات نظموں میں جا بجا ملتے ہیں۔ لیکن باقاعدہ طور پر بہ حیثیت ایک صنف کے شہر آشوب اب کم ہی لکھے جاتے ہیں۔ جدید دور میں خلیل الرحمٰن اعظمی اور شمس الرحمٰن فاروقی نے نئے طرز کے شہر آشوب لکھے ہیں۔ نظیر اکبر آبادی کے شہر آشوب سے ایک مثال دیکھیے:

اب آگرے میں جتنے ہیں، سب لوگ ہیں تباہ
آتا نظر کسی کا نہیں ایک دم نباہ
مانگو عزیز! ایسے برے وقت سے پناہ
وہ لوگ ایک کوڑی کے محتاج اب ہیں، آہ
کسب و ہنر کے یاد ہیں جن کو ہزار بند

جتنے ہیں آج آگرے میں کارخانہ جات
سب پر پڑی ہیں آن کے روزی کی مشکلات
کس کس کے دکھ کو رویئے اور کس کی کہیے بات
روزی کے اب درخت کا ہلتا نہیں ہے پات
ایسی ہوا کچھ آ کے ہوئی ایک بار بند

© NCERT not to be republished